احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | یکم۔اپریل 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 72 | منگل 22 ذیقعدہ۔1417ھ یکم شہادت 1376ہش یکم اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صادق میں ایک کشش ہوتی ہے

اگر آدمی صدق دل سے محض خدا تعالیٰ کے لئے قدم اٹھائے تو میرا ایمان ہے کہ پھر بہت برکت ہو گی۔ میں تو جانتا ہوں کہ وہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جائے گا۔ یاد رکھو ایک قدم سے ہی انسان ولی بن جاتا ہے۔ جب غیر اللہ کی شراکت نکال لی بس عباد الرحمٰن میں داخل ہو گیا۔ جب اس کے دل میں محض خدا ہی خدا ہے اور کچھ نہیں تو پھر ایسے کو ہی ہم ولی کہتے ہیں۔ دیکھو صادق کے واسطے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ اس میں ایک کشش ہوتی ہے۔ وہ خالی جاتا ہی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ پاکستان کی 78ویں مجلس مشاورت کا انعقاد

ربوہ: 30 مارچ 1997ء جماعت احمدیہ پاکستان کی 78ویں مجلس مشاورت کا اجلاس تین روز (28-29-30مارچ) بروز جمعہ ہفتہ اتوار جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس سال مجلس مشاورت کے اجلاس کی صدارت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ نے کرنی تھی لیکن ان کی ناسازی طبع کے باعث حضرت صاحب کے ارشاد پر صدر مجلس تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے تینوں روز مجلس مشاورت 1997ء کی صدارت کے فرائض ادا فرمائے۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے پہلے روز 4 بجے تلاوت کے بعد دعا کے ذریعے مشاورت کا آغاز فرمایا۔ پہلے روز سب کمیٹیوں کا تقرر ہوا۔ اسی روز پاکستان کے وقت کے مطابق شام 6 بجے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ کے ذریعے مجلس مشاورت کا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا۔

اگلے روز مشاورت میں تعمیل فیصلہ جات سال گذشتہ، تجاویز جو مشاورت میں پیش نہیں ہوئیں، کے ذکر کے بعد سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوئیں جن پر اراکین مشاورت نے اپنی آراء کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد سب کمیٹیوں کی رپورٹوں اور سفارشات پر اراکین مشاورت نے کھڑے ہو کر ان کو قبول کرنے کی سفارش کی۔ یہ سفارش حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں پیش ہو گی جس کے بعد ان پر عمل شروع ہو گا۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مشاورت نے اپنی معاونت کے لئے جن احباب کو سٹیج پر بلا کر اپنے ساتھ بٹھایا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا و امیر صوبہ پنجاب، محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر ضلع کراچی، اور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر ضلع لاہور۔

مشاورت کے آخری روز سب کمیٹیوں کی رپورٹ پر بحث مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کی رپورٹ پیش کی۔

جس کے بعد مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کی مجالس کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو محترم صدر صاحب مجلس مشاورت نے علم انعامی اور دیگر انعامات عطا فرمائے۔

یہ تمام کارروائی مکمل ہونے کے بعد صدر مجلس مشاورت نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب (خطبہ جمعہ 28 مارچ) کا آخری حصہ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد دعا پر دن کے ساڑھے گیارہ بجے مجلس مشاورت کا اختتام ہوا۔

مجلس مشاورت کے ہر اجلاس کا آغاز دعا سے ہوتا رہا۔ 28 مارچ کو مشاورت کی کارروائی شام 4 سے 5 بجے تک، 29 مارچ کو صبح کا سیشن 10 سے ایک بجے تک اور شام کا سیشن 4 سے 5 بجے تک، اور 30 مارچ کو صبح 10 بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

مجلس مشاورت حسب معمول مجلس خدام الاحمدیہ کے وسیع و عریض ہال ایوان محمود میں منعقد ہوئی۔ مردوں کا انتظام ہال میں اور عورتوں کا باپردہ انتظام سٹیج پر تھا۔

○○○

تقریب شادی

○ مکرم محمود احمد صاحب خالد مربی سلسلہ ابن مکرم شریف احمد صاحب ساکن رسالپور ضلع نوشہرہ کی تقریب شادی مورخہ 12۔ دسمبر 1996ء کو عمل میں آئی اور 13۔ دسمبر 1996ء کو احاطہ دفاتر انصار اللہ میں موصوف کی دعوت ولیمہ منعقد ہوئی اس موقع پر ان کی ہمشیرہ عزیزہ رفعت ریحانہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ بہمراہ مکرم حافظ لئیق احمد صاحب مشتاق مربی سلسلہ منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ اور اگلے روز دنیا پور ضلع لودھراں میں مکرم حافظ لئیق احمد صاحب مشتاق مربی سلسلہ ابن مکرم شیخ مظفر احمد صاحب کی تقریب دعوت ولیمہ میں عمل میں آئی۔ جس میں مکرم شیخ اشفاق احمد صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم محمود احمد صاحب خالد کے نکاح کا اعلان بہمراہ زبیدہ رشید بنت مکرم رشید احمد صاحب ساکن باب الابواب ربوہ سے بعوض -/15000 روپے حق مہر پر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مورخہ 26۔ اپریل 1996ء کو بعد مغرب بیت المبارک میں فرمایا تھا۔

احباب دعا کریں یہ رشتے جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہوں۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شادی کی پر مسرت تقریب

یہ خبر احباب جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہوگی کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیۃ النور صاحبہ بنت محترم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر ملتان مورخہ 20۔ مارچ 1997ء کو منعقد ہوئی۔ 19۔ مارچ کو بارات ربوہ سے ملتان پہنچی جہاں مورخہ 20۔ مارچ کو رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس موقع پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ مورخہ 23۔ مارچ کو دعوت ولیمہ ربوہ میں منعقد ہونا تھی۔ لیکن حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات کی وجہ سے یہ تقریب منسوخ کر دی گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 9۔ فروری 1997ء کو بروز عید مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان بہمراہ عزیزہ محترمہ عطیۃ النور صاحبہ بنت محترم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر ملتان بعوض حق مہر 75 ہزار روپے لندن میں کیا تھا۔ اور احمدیہ ٹیلی ویژن نے اس تقریب کو اسی دن نو بجے رات ٹیلی کاسٹ کیا تھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے پوتے ہیں اور حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے پڑپوتے ہیں۔ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند اکبر تھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ اور تمام رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے تاکہ دنیا میں ایک مثالی معاشرہ قائم کیا جا سکے۔

توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید خان صاحب (ر) تحصیلدار دارالعلوم وسطی ربوہ بوجہ بلڈ پریشر فضل عمر ہسپتال میں ایک ہفتہ سے داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

یکم- شہادت 1376 ھش — یکم - اپریل 1997ء

نفس انسانی کی حالتیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

"(کلام الٰہی) سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس انسانی کی تین حالتیں ہیں۔ ایک امارہ۔ دوسری لوامہ تیسری مطمئنہ۔ نفس امارہ کی حالت میں انسان شیطان کے پنجے میں گویا گرفتار ہوتا ہے۔ اور اسکی طرف بہت جھکتا ہے۔ لیکن نفس لوامہ کی حالت میں وہ خطاکاریوں پر نادم ہوتا اور شرمسار ہو کر خدا کی طرف جھکتا ہے۔ مگر اس حالت میں بھی ایک جنگ رہتی ہے۔ کبھی شیطان کی طرف جھکتا ہے اور کبھی رحمان کی طرف۔ مگر نفس مطمئنہ کی حالت میں وہ عباد الرحمان کے زمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور یہ گویا ارتقائی نقطہ ہے۔ جس کے بالمقابل نیچے کی طرف امارہ ہے۔ اس میزان کے بیچ میں لوامہ ہے۔ جو ترازو کی زبان کی طرح ہے۔ انخفاظی نقطہ کی طرف اگر زیادہ جھکتا ہے تو حیوانات سے بھی بدتر اور ارذل ہو جاتا ہے اور ارتقائی نقطہ کی طرف جس قدر رجوع کرتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور سفلی اور ارضی حالتوں سے نکل کر علوی اور سماوی فیضان سے حصہ لیتا ہے"۔

یہ تینوں حالتیں ایسی ہیں کہ ہر شخص ان میں سے کسی نہ کسی ایک حالت میں ضرور ہوتا ہے۔ اس کا نفس امارہ ہے یا لوامہ ہے یا مطمئنہ ہے۔ اور پھر یہ حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ ان حالتوں کے بدلنے کے لئے اسے کوشش کرنی پڑتی ہے اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی پڑتی ہے اور ہر انسان اگر غور کرے تو اسے آسانی سے پتہ چل سکتا ہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے۔ اگر وہ نیچے کی طرف جھکتا ہے اور جھکتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس سے خطاکاریاں سرزد ہوتی ہیں اور خطاکاریاں سرزد ہوتی ہی رہتی ہیں۔ وہ اوپر کی طرف اٹھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اپنے قول اور اپنے فعل کو اور اپنے کردار کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرتا۔ تو اسے جان لینا چاہئے کہ اس کا نفس نفس امارہ ہے۔ اور وہ شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے۔ جو اسے بہتر نہیں بننے دیتا۔ بلکہ شیطان کی تو کوشش یہ ہوتی ہے کہ انسان کو نیچے گرائے اور پھر نیچے سے نیچے ہی لیتا چلا جائے۔ اس کے ساتھ ایک جنگ کرنی پڑتی ہے۔ انسان کو یہ عزم کرنا پڑتا ہے کہ وہ برے کام چھوڑ کر نیک کام اختیار کرے گا۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس کا نفس امارہ بدل سکتا ہے۔ اور اسے ضرور بدلنا چاہئے لیکن جب نفس امارہ بدلتا ہے تو اس کی کیفیت لوامہ جیسی ہوتی ہے۔ یعنی وہ کبھی گرتا ہے اور کبھی اٹھتا ہے اور گرنے کے بعد اگر اٹھتا ہے تو اس میں ندامت پیدا ہوتی ہے۔ دراصل اٹھنے کا باعث ہی ندامت ہے۔ اگر کسی شخص کو اپنے برے کاموں پر ندامت نہ پیدا ہو تو وہ اپنے برے کاموں سے باز کیوں آئے گا۔ برے کاموں سے باز آنے کے لئے اس کے دل میں یہ ندامت پیدا ہونی چاہئے کہ میں نے برا کام کیا ہے۔ حالانکہ مجھے برا کام نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جب اس کے دل میں ندامت پیدا ہوتی ہے تو جس قدر اس کا عزم مضبوط ہوتا ہے اسی قدر وہ برے کاموں سے دور رہتا ہے۔ لیکن عزم کو مضبوط بنا لینا بھی کوئی آسان بات نہیں۔ کبھی عزم مضبوط ہوتا ہے اور کبھی کمزور۔ جب کمزور ہوتا ہے تو وہ پھر گرتا ہے اور امارہ جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ یا یوں کہئے کہ امارہ اور لوامہ کی درمیانی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر عزم مضبوط ہو اور مستقل مضبوط رہے تو لوامہ کی کیفیت سے بھی بہتر حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ وہ حالت ہے نفس مطمئنہ کی۔ انسان کو انتہائی طور پر اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ برے کام واقعی برے ہیں اور اس نے ان کے قریب بھی نہیں جانا۔ نیکیاں کرنا بہت اچھی بات ہے اور اس نے ہر لحہ اور ہر قدم پر اور ہر شخص کے ساتھ نیکی ہی کرنا ہے۔ اگر وہ ایسا کرے اور وہ اس پر ثابت قدم رہے تو اس کے نفس کی کیفیت نفس مطمئنہ جیسی ہو گی۔ اس کے دل میں کبھی یہ خیال نہیں آئے گا کہ وہ کسی برائی کی طرف مائل ہو جائے اور اس کے دل میں کبھی یہ خیال نہیں آئے گا کہ وہ کوئی نیکی نہ کرے۔ جان بوجھ کر نیکی چھوڑ دے۔ یعنی جو اس کے اختیار میں ہے وہ بھی نہ کرے۔ جب اس کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کی نفس مطمئنہ کی کیفیت ہے۔ اور یہ کیفیت پیدا اس طرح ہوتی ہے کہ انسان عزم کرے کہ وہ بدی سے بچے گا اور نیکیاں کرے گا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ جس قدر اس کا رجوع خدا تعالیٰ کی طرف ہو گا اسی قدر اسے یہ توفیق ملے گی کہ وہ بدی اور نیکی میں امتیاز کر سکے بدی کو چھوڑ سکے اور نیکی کو اختیار کر سکے۔ ایسا کرتے ہوئے اسے سماوی فیضان سے حصہ ملتا ہے اور یہ سماوی فیضان اس کے دل میں میخ کی طرح اس بات کو گاڑ دیتے ہیں کہ اسے بدی کے ہرگز قریب نہیں جانا۔ اور کوئی نیکی ایسی نہیں جس پر اسے اختیار تو حاصل ہو لیکن اس کا کرنے کو جی نہ چاہے۔

پس ہمیشہ اس بات کی طرف توجہ مبذول رکھنی چاہئے کہ ہمارا نفس کیسا ہے اس کی کیفیت کیا ہے۔ یہ امارہ ہے لوامہ ہے۔ یا مطمئنہ ہے اور جب تک ہمیں نفس مطمئنہ نہ حاصل ہو جائے اس وقت تک ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ ہم امارہ کی کیفیت سے بچیں اور لوامہ کی کیفیت سے بھی بچیں۔ اور جب نفس مطمئنہ حاصل ہو جائے تو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے سماوی فیضان سے حصہ لینے کی کوشش کی جانی چاہئے تاکہ ہمارا نفس مطمئنہ' مطمئنہ ہی رہے۔ اس کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔

تجھے تلاش ہے لوگوں کی جو گناہ کریں
گناہ گار جو مجھ سا ہو وہ ملے گا کہاں
بس اپنی چادرِ بخشش مجھی پہ ڈال اور دیکھ
کہ بھر گئے ہیں تری مغفرت سے دونوں جہاں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ- مربی سلسلہ

ماہنامہ انصاراللہ مارچ 1997ء

ایک مخلص محب-

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب (آف بمبئی)

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک معروف سعید فطرت رفیق تھے- آپ کی نیک فطرت حق کی جستجو رکھتی تھی- جس نے بالآخر اپنی مراد کو پالیا-

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کا تعلق ہندوستان کی مشہور میمن قوم سے ہے- میمن قوم مسلمانوں میں سے متمول اور دنیوی وجاہت رکھنے والی شمار ہوتی ہے- یہ لوگ تجارت پیشہ ہیں- اور سمندر کے ساتھ ساتھ بڑے شہروں خاص طور پر بمبئی، کراچی، پونا، کولمبو، مدراس اور کلکتہ میں تجارتی کاروبار ہے- صدقہ و خیرات، خدمت خلق اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- عام معاملات میں دیگر کاروباری لوگوں کی نسبت اچھانمونہ رکھنے والے ہیں-

حضرت سیٹھ صاحب 1874ء میں بمبئی میں سیٹھ آدم صاحب کے ہاں پیدا ہوئے- یہیں کاروباری ماحول میں آپ نے تربیت پائی اور تجارت میں مصروف ہوگئے- آپ کی دکان بمبئی کی جامع مسجد سے ملحق تھی اور آپ نیلی چھتری والے تاجر مشہور تھے-

آپ کے والد صاحب سندھ (سعید آبادہ ضلع حیدر آباد) کے مشہور بزرگ پیر رشید الدین ” "صاحب العلم" عرف "پیر جھنڈے والے" کے مرید تھے-

آپ کے والد صاحب حضرت سیٹھ صاحب کو بچپن ہی میں پیر صاحب کے پاس لے گئے- اور پیر صاحب سے عرض کی کہ اس کی بیعت لیں- پیر صاحب کے بیعت لینے سے قبل سیٹھ صاحب نے پیر صاحب سے دریافت کیا کہ بیعت کرنے سے کیا فائدہ ہوگا- پیر صاحب نے آپ کو سر سے پاؤں تک دیکھا اور توجہ فرما کر پانی لانے کا حکم دیا- جب پانی لایا گیا تو آپ نے دم کر کے سیٹھ صاحب کو پینے کے لئے دیا اور آپ کے والد صاحب کو کہا کہ تمہارا یہ لڑکا ایک بڑے بزرگ انسان کی بیعت کا شرف حاصل کرے گا-

آپ کی بیعت کا پس منظر بھی بڑا ایمان افروز ہے- 1893ء میں آپ کو حضرت بانی سلسلہ کے دعویٰ کا علم پنجاب کے ان اخبارات سے ہوا جن میں حضرت بانی سلسلہ کے خلاف مضامین شائع ہوا کرتے تھے- آپ نے حضرت صاحب کے دعویٰ سے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کیں- پھر بعض تصانیف منگوا کر مطالعہ کیں- جس سے سچائی آپ پر واضح ہوئی- فیصلہ کن قدم اٹھانے سے پہلے آپ نے فارسی زبان میں ایک خط پیر صاحب "پیر صاحب العلم" (جھنڈے والے) کی خدمت میں بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ حضرت بانی سلسلہ کے بارے میں بتایا جائے-

پیر صاحب نے اس خط کے جواب میں بعد القاب و آداب اپنی تین شہادتیں حضرت بانی سلسلہ کی تائید میں سیٹھ صاحب کو لکھ کر بھیجیں-

حضرت پیر صاحب کے خط کے بعد جولائی یا اگست 1896ء میں حضرت سیٹھ صاحب نے تحریراً حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کرلی- بیعت کے بعد آپ کی شدید مخالفت شروع ہوگئی- آپ نے اس مخالفت کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کیا- ایک دفعہ آپ کو بعض علماء نے لکھا کہ ہم آپ کو اکیلے میں سمجھانے آئیں گے- آپ نے ان کی اس تجویز کو مان لیا اور بجائے اس کے کہ وہ آپ کو کچھ سمجھاتے- آپ نے ان کو (دعوت الی اللہ) کی-" (الفضل 29- جنوری 1958ء ص 5)

ایک دفعہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں لکھا کہ میں تین وقت ظہر، عصر و مغرب (بیت الذکر) جاتا ہوں لیکن تینوں وقت مجھے شدید گالیاں دی جاتی ہیں- آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ

"آپ جمعہ (-) زین الدین ابراہیم صاحب انجینئر کے ساتھ پڑھا کریں- وہ مخلص احمدی ہیں اور باقی عبادتیں آپ دکان ہی پر ادا کر لیا کریں-" (روزنامہ الفضل 29- جنوری 1958ء ص5)

آپ 1898ء میں پہلی بار قادیان آئے- پھر 1900ء میں حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے- اس موقعہ پر عربی خطبہ کے سننے کا شرف بھی حاصل ہوا- اس موقعہ پر (بیت) اقصیٰ میں عصر کے بعد ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا تھا- جس میں حضرت بانی سلسلہ اور آپ کے خدام میں حضرت سیٹھ صاحب بھی شریک تھے- یہ فوٹو حضرت سیٹھ صاحب کے گھر میں...... تھا- اور اس پر گیارہ اپریل 1900ء کی تحریر درج ہے-

حضرت سیٹھ صاحب گو تعلیمی لحاظ سے معمولی اردو اور گجراتی وغیرہ پڑھے ہوئے تھے مگر مذہبی معلومات، مطالعہ، اخبارات و رسائل اور کتب بینی کا بہت شوق تھا- خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت ذہین تھے- وسیع مطالعہ اور حضرت بانی سلسلہ سے عشق و محبت کے باعث آپ علم و عرفان میں ترقی کے ایک بلند مقام پر پہنچے ہوئے تھے-

1902ء میں جب حضرت امام جماعت الثانی کی پہلی شادی حضرت ڈاکٹر رشید الدین صاحب...... کی صاحبزادی سے ہوئی تو آپ نے ایک سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی عمدہ مخملی بنوائی- اور حضرت صاحب سے درخواست کی کہ نکاح کے وقت یہ ٹوپی دولہا کو پہنادی جائے- اس کے علاوہ ایک ریشمی اوڑھنی جس میں زریں فیتے وغیرہ ٹانکے تھے- دلہن کے لئے بھجوائی- اس کے جواب میں حضرت بانی سلسلہ نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا:-

"20- اکتوبر 1902ء محبی عزیزی اخویم سیٹھ اسماعیل آدم صاحب (سلام)

آپ کا محبت نامہ اور اخلاص کا تحفہ جو آپ نے برخوردار محمود اور بشیر کی شادی کی تقریب پر بھیجا ہے یعنی ایک ٹوپی اور ایک اوڑھنی پہنچ گیا ہے- میں آپ کے اس محبانہ تحفہ کا شکر کرتا ہوں- اور آپ کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا میں اس کا اجر بخشے- آمین باقی خیریت ہے-

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد"

ویسے تو حضرت سیٹھ صاحب کے پاس حضرت بانی سلسلہ کے متعدد خطوط تھے لیکن اس خط کے ساتھ آپ کو اس درجہ انس تھا کہ اسے اپنے سے جدا کرنا ہرگز گوارہ نہ فرماتے- ایک دفعہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" نے آپ سے یہ اصل خط مانگا مگر آپ نے...... اس کی فوٹو.... نقل اتار کر دی تھی- مگر خط کو تبرکاً اپنے پاس ہی رکھا-

الفضل 29- جنوری 1958ء ص 3 پر لکھا ہے کہ اس خط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی دور بین نگاہ نے حضرت بانی سلسلہ کی حیات مبارکہ میں ہی حضرت امام جماعت الثانی کے مقام کو پہچان لیا تھا-

مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی غلام یاسین "مولانا ابو النصر آہ" کی بیعت میں بھی آپ کی معاونت شامل تھی- حضرت سیٹھ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:-

"1902ء میں مولانا ابوالنصر صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ میں اور میرا چھوٹا بھائی ابوالکلام قادیان گئے ہیں...... مرزا صاحب سے ملاقات ہوئی- کچھ دینی مسائل میں مرزا صاحب سے گفتگو ہوئی- اس گفتگو کے دوران میں میرے بھائی ابوالکلام آزاد نے مرزا صاحب سے سخت کلامی کی- پاس ہی عینک لگائے ہوئے ایک بزرگ بیٹھے تھے ان کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے ابوالکلام کو ڈانٹ کر کہا

"چپ کس ہستی کے ساتھ بے ادبانہ کلام کرتا ہے"

اس عینک والے بزرگ کی بڑی زوردار آواز تھی اور اس کی آواز میں ایک ہیبت تھی- جس سے فوراً میری آنکھ کھل گئی- مولانا ابوالنصر صاحب نے اپنا یہ خواب مجھے سنایا تو میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس ایک گروپ فوٹو ہے- اس میں حضرت مرزا صاحب کی تصویر بھی ہے- میں خود بھی اس تصویر میں ہوں- اگر میں آپ کو دکھاؤں تو آپ اس بزرگ کو پہچان لیں گے؟ انہوں نے کہا ہاں مجھے ان کا چہرہ اچھی طرح یاد ہے- دو چار دن کے بعد حضرت سیٹھ صاحب فوٹو ان کے پاس لے گئے اور انہوں نے بڑے غور سے دیکھ کر اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ان کو بتایا کہ یہ مرزا صاحب...... ہیں- اور عینک لگائے ہوئے بزرگ جنہوں نے میرے بھائی کو ڈانٹا تھا وہ یہ ہیں- تب سیٹھ صاحب نے ان کو بتایا کہ ان کا نام مولوی عبدالکریم سیالکوٹی ہے- ان کی آواز بہت بلند ہے اور 1896ء میں لاہور میں جو جلسہ مذاہب عالم ہوا تھا اس میں حضرت صاحب کا مضمون سنانے والے یہی بزرگ ہیں- اس خواب کے تین سال بعد وہ اپنے چھوٹے بھائی کو لے کر 2- مئی 1905ء کو عبادت ظہر سے قبل قادیان پہنچے اور نہایت عقیدت کے ساتھ حضرت صاحب کی خدمت میں جہاں باغ میں آپ مقیم تھے حاضر ہوئے- حضرت صاحب ان کا حال دریافت فرماتے رہے- اس کے بعد حضرت صاحب نے ان کو بہت قیمتی نصائح فرمائیں جن سے وہ بہت متاثر ہوئے اور بیعت کرلی-"

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص 408-409)

حضرت سیٹھ صاحب کو یہ امتیاز بھی حاصل تھا کہ جب سے احمدی احباب نے سمندر پار جانا شروع کیا تھا ان کی مہمان نوازی کے فرائض آپ بجالاتے رہے- چنانچہ حضرت امام جماعت الثانی...... جب (مکہ) اور مصر کے سفر پر تشریف لے گئے تو آپ کو شرف میزبانی حاصل ہوا- پھر اس سفر میں حضرت میر ناصر نواب صاحب بھی آپ کے مہمان رہے (اسی طرح) ایک اور موقعہ پر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بھی آپ کے مہمان رہ چکے تھے-

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص 198)

8- ستمبر 1934ء کو جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سفر ولایت کے لئے بمبئی پہنچے تو حضرت سیٹھ صاحب کے ہاں ناشتہ کیا- اس وقت حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی ساتھ موجود تھے-

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص 198)

حضرت امام جماعت الثانی...... جب 16- اکتوبر 1938ء کو کراچی سے بحری جہاز کے ذریعہ بمبئی پہنچے تو جماعت احمدیہ بمبئی نے اپنے امیر حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب اور مقامی (مربی سلسلہ) حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی قیادت میں حضرت صاحب کا پرتپاک خیر مقدم کیا- حضرت سیٹھ صاحب کو اس وقت بھی حضرت امام جماعت الثانی..... کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا- اپنے مکان پر آپ نے حضرت امام جماعت الثانی...اور دیگر مہمانوں کی دعوت بھی کی- (الفضل ١٩- اکتوبر 1938ء ص 1 کالم 1) حضرت امام جماعت الثانی...... آپ کی بہت عزت و احترام کرتے تھے- 1933ء میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بمبئی کے پریذیڈنٹ تھے- مگر 1935ء میں حضرت شیخ یعقوب صاحب کی موجودگی میں حضرت صاحب نے پریذیڈنٹ کی بجائے امیر کا عہدہ منظور فرما کر حضرت سیٹھ صاحب کو بمبئی کا امیر مقرر فرما دیا- آپ

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

اللہ کی تسبیح کرو- اس کی ستائش اور حمد کرو اور اس سے حفاظت طلب کرو- استغفار یا حفاظت الہٰی طلب کرنا ایک عظیم الشان ستر ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ثاقب صاحب زیروی لاہور
روزنامہ الفضل 31 جنوری 1956ء

حضرت مولانا عبد الرحیم درد صاحب

ویسے تو ہر شخص جسے امام جماعت کی نگہ انتخاب کسی دینی خدمت پر مامور کر دیتی ہے۔ انتظامیہ امور میں احمدیہ جماعت کے ہر فرد کے لئے لائق صد تقلید و تعظیم بن جاتا ہے۔ اور بن بھی جانا چاہئے۔ کہ وہ امیر کارواں کا ہر لفظ اپنے کانوں سے سننے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ اور اس کی ہدایات کو بالمشافہ حاصل کرنے کے فخر کا وارث بن جاتا ہے۔ اسے براہ راست خضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں مجھے اپنی اس مختصر سی زندگی میں جو میں نے صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے نظم و نسق کے تحت گزاری اور جس میں مجھے بالواسطہ یا بلاواسطہ کم و بیش ہر ناظر۔ ناظم یا بڑے انچارج کے ساتھ کام کرنے۔ ان سے ملنے یا ان کے کسی کام میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ میری طبیعت کو خاندان حضرت بانی سلسلہ کے افراد کے بعد (کہ ان سے تو فطرت ہی کو لگاؤ ہے) محترم حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد (ایم اے) کی زندگی۔ طریق کار اور تعلق سلسلہ نے سب سے زیادہ متاثر کیا۔

زریں صحبت مجھے اپنے فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں ہدایات زیادہ تر حضرت درد صاحب ہی سے لینی پڑتی تھیں۔ جس میں مجھے ان کی قربت۔ ان کے قریبی مطالعہ اور ان کے تجربے و اخلاص سے بلاواسطہ کسب فیض کا شرف حاصل ہوا۔ اور میں اس حقیقت کے اعتراف میں ہرگز کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ کہ میں نے اعتدال فکر، تحمل مزاجی اور توازن احساس کی بیش بہا دولت ان کی صحبتوں سے سمیٹی۔

ان کے ذاتی اوصاف میں سے جن سے میں نے ایک کیف آفریں تاثر محسوس کیا۔ اگر الفاظ کا لباس دوں۔ تو یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ کہ درد صاحب سر تا پا مزاج شناس محمود تھے ان کے انداز فکر۔ طریق استدلال اور طریق کار پر حضرت امام جماعت الثانی کا گہرا اثر تھا۔

وہ مجھے کوئی حکم دیتے۔ تو پیشتر اس کے کہ میں بے سوچے سمجھے مفوضہ کام کے لئے روانہ ہو پڑتا۔ طویل المیعاد نظریات سے اس حکم کے اثرات و عواقب سمجھاتے۔ اس کے حسن و قبح سے خبردار کرتے۔ اس کے مستحسن طریق سے انجام پا جانے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اس کے فوائد ذہن نشین کراتے۔ القصہ جب تک کامل بشاشت اور ذاتی قسم کی امنگ اور مستعدی دل میں بیدار نہ ہو جاتی۔ اپنے پاس سے کھسکنے نہ دیتے۔ یہ ہدایات و تصریحات اس قدر واضح مفصل اور براہ راست ہوتی تھیں۔ کہ کوئی شق بھی محتاج تصریح نہیں رہ جاتی تھی۔ اور یہ تو کئی دفعہ ہوا۔ کہ کسی ایسی بات پر جس کے لئے درد صاحب مجھے تاکید فرما چکے ہوتے تھے کسی غیر متوقع ملاقات میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ذکر چھڑ گیا۔ اور میں نے حضرت صاحب کے قرب کو قدرے لمبا کرنے کے لئے ہدایات طلب کر لیں۔ تو ان ہدایات و تشریحات کے بیشتر الفاظ بھی وہی ہوتے تھے۔ جو درد صاحب کے ہوتے تھے۔ گویا اس سلسلہ کے اس خدمت گذار نے اپنے آپ میں اپنے آقا کے مزاج کا ایسا پختہ عکس تیار کر لیا تھا۔ کہ اب اس کی اپنی گفتار۔ فکر اور استدلال میں بھی وہی رنگ اور وہی جھلک پیدا ہو گئی تھی۔

محبت کمال میرا یہ لکھنے سے یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ موصوف سے کبھی کوئی غلطی سرزد نہیں ہوتی تھی۔ یا انجمن کے نظم و نسق کے سلسلہ میں کسی لغزش پر دوسرے ناظموں اور ناظروں کی طرح امام جماعت احمدیہ ان پر بھی ناراض نہ ہوئے۔ یا وہ بشریت کی کمزوریوں سے پاک تھے۔ نہیں ہرگز نہیں کیونکہ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ وہ "محبت کمال" کی ان تمام بھٹیوں میں سے گزرے۔

لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ قربت محبوب کی دوامی مٹھاس سے بھری ہوئی لذیذ قاشیں جتنی اس مزاج شناس کے حصے میں آئیں۔ وہ شاید ہی کسی کے حصے میں آئی ہوں۔

طویل المیعاد منصوبے موصوف کی دوسری بڑی صفت جس نے مجھے متاثر کیا۔ یہ تھی کہ وہ انجمن یا سلسلہ کے کام کو انجام دیتے وقت کبھی کوتاہ بینی سے کام نہیں لیتے تھے۔ اور اسے کبھی کسی ایک جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے کیس کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ ان کے پیش نظر ہر کام کو انجام دیتے وقت یہ امور رہتے تھے۔ کہ

وہ ایک ایسے امام کے نائب کے طور پر اس کام کے لئے مامور کئے گئے ہیں۔ جس کے ارادت مند ساری دنیا میں موجود ہیں۔ جس کے کردار پر موشگافیاں کرنے والے (ہر رنگ اور ہر مزاج کے) ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جن میں سے کوئی بھی وقت ملنے پر ہرگز کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گا۔ جلد یا بدیر اس کام کے نتائج کو طویل المیعاد جماعتی پالیسی پر اثر انداز ہونا ہے۔

میں جو رپورٹ تیار کروں گا۔ اس پر ایک ایسی پالیسی تیار ہو گی جس کا ساری دنیا کے احمدیوں سے تعلق ہو گا۔ اور اس کے ثمرات یا خمیازے ساری جماعت کو کھانے یا بھگتنے ہوں گے۔ لہذا مجھے اپنی ذات کو پرے نکال کر اپنے جذبات اور ذاتی وقار کو ایک طرف رکھ کر (کہ وہ سب میرے آقا ہی کی چشم کرم کے طفیل ہے) اس کار اہم کو انجام دینا چاہئے۔

موصوف کی ایک اور عظیم صفت جس نے میری زندگی پر گہرا نقش چھوڑا۔ وہ ان کا ذاتی پراپیگنڈے سے مجتنب رہنا تھا۔ وہ کوئی کار اہم انجام دے کر آتے۔ تو اس کا کسی سے تعلی کے انداز میں ذکر نہ کرتے۔ بلکہ بعض اوقات تو دفتر میں یوں کسمائے ہوئے داخل ہوتے۔ کہ کارکنوں کو ان کے ناکام لوٹنے کا خدشہ لاحق ہو جاتا۔ دفتر میں کچھ دیر بیٹھتے۔ پھر اطمینان کے ساتھ مختصر ترین الفاظ میں عریضہ لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں بھجوا دیتے۔ اور جب تک بلاوا نہ آ جاتا۔ اپنے کمرے میں مصروف کار رہتے۔ میں اپنے اس مختصر ترین عرصے کے مشاہدات کے بل پر یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ کہ بیسیوں ایسے کام تو مجھے یاد ہیں۔ جن میں کامرانی کا سن کر میرا دلی بشاشتوں سے بھر بھر جایا کرتا تھا۔ جن کا سلسلہ کے مستقبل سے بڑا گہرا تعلق ہوتا تھا۔ جو درد صاحب موصوف نے اپنے پیارے امام کے اشاروں اور ہدایات کے تحت کامرانی کے ساتھ انجام دیئے۔ لیکن ان کے ہمعصروں کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔ اور ایسا ممکن ہے آج بھی نہ ہو۔

نمود و نمائش سے اجتناب ذاتی پراپیگنڈے اور نمود و نمائش سے احتراز ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا تھا۔ وہ الفضل میں اپنے نام سے بہت احتراز کرتے تھے۔ اور اگر کوئی ایسا اعلان مجبوراً اپنی طرف سے کرنا بھی پڑتا۔ جس میں اپنے آقا کا ذکر خیر کرنا کنایتاً ضروری ہوتا۔ تو اس میں بھی توصیف و تحسین کو صرف ممدوح اور مرکز موضوع ہی تک مختص رکھتے۔ اپنی قربت اور ذاتی کوشش کا ہرگز ذکر نہ کرتے۔ دفتر میں احکام کم سے کم تحریری طور پر دیتے۔ اکثر باتیں اشاروں اور مقطعات ہی میں ہوتیں۔ اور کیا یہ اجتناب کی حد نہیں ہے۔ کہ بعض اوقات اپنی علالت پر درخواست دعا کا اعلان بھی محض اس لئے (اپنے عزیزوں کو) بھیجنے سے روک دیتے۔ کہ ان کا نام چھپے گا۔ کم بولتے۔ اور زیادہ سنتے۔ اور اس سے کہیں زیادہ سوچتے۔ اور میرے خیال میں یہی ان کی زندگی کی کامیابی اور اپنے آقا کے محبوب ہونے کا راز تھا۔

ماتحت کارکنوں سے سلوک دفتری لحاظ سے درد صاحب ایک سخت افسر متصور ہوتے تھے۔ لیکن دفتری کارکنوں کو ان کے ماتحت کام کر کے اعتماد اور طمانیت محسوس ہوتی تھی۔ کیونکہ جہاں وہ پوری بات سننے پوری چھان بین کرنے اور پورا کام لینے کے عادی تھے۔ وہاں اپنی غلطیوں اور ذاتی کوتاہیوں کو اپنے ماتحتوں پر ڈالنے کے ہرگز عادی نہیں تھے۔ بلکہ جب ایک دفعہ پوری پوچھ گچھ کے بعد کامل اطمینان کر لیتے۔ تو پھر اپنے دفتر کے لئے ڈھال بن کر کھڑے ہو جاتے۔ اگر کسی سے واقعی غلطی بھی ہو گئی ہوتی۔ تو اس کی جائز حد تک چشم پوشی اور دلداری کرتے اور اس ذاتی حوصلہ افزائی سے اس کا حوصلہ اتنا بڑھا دیتے۔ کہ وہ اس تعلق پر فخر محسوس کرنے لگتا۔ کہ میں درد صاحب کا کارکن ہوں۔"

نفسیاتی تجزیہ میں مہارت موصوف کو نفسیاتی مطالعہ میں تو ید طولیٰ حاصل تھا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ ایک دفعہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے کسی کام کے متعلق ہدایات لے کر نیچے اترا۔ تو نیچے درد صاحب کھڑے تھے۔ پوچھا کیا حکم ملا۔ میں نے سیڑھیوں سے اترتے اترتے ہی اس حکم کا اپنے ذہن میں کوئی مفہوم بھی تیار کر لیا تھا۔ میں نے وہ مفہوم ملا کر بات سنا دی۔ کہنے لگے یہ تو تمہارا مفہوم اور تمہارے الفاظ ہوئے نا؟ مجھے تو یہ بتاؤ۔ حضرت صاحب نے کیا فرمایا ہے؟ میں نے پھر وہی فقرہ دہرایا۔ پھر ہنس کر فرمانے لگے۔ "مانا تم بہت عقلمند ہو۔ میں تمہارا مفہوم۔ تمہاری تاویل سب کچھ سنوں گا۔ سب سے پہلے مجھے اصل الفاظ بتاؤ۔ جو حضرت صاحب نے اپنی زبان مبارک سے فرمائے ہیں۔ اب کے میں نے وہ الفاظ بتائے۔ تو ہنس دیئے اور بے اختیار ہنستے ہنستے مجھے بازو سے پکڑ کر اپنے دفتر میں لے گئے۔ اور پھر جو ان کی الفاظ کی ظاہری ہیئت میں تشریح شروع کی۔ تو مجھے احساس ہوا۔ کہ "میں تو بالکل ہی الٹ سوچ رہا تھا۔" اگر خدانخواستہ مجھے درد صاحب نیچے نہ ملتے اور میں اس کام کو اسی طریق سے انجام دے آتا جس طرح کہ میں نے اسے اوّلین ساعت میں سمجھا تھا۔ تو نتیجہ بالکل برعکس ہوتا۔ لیکن اس سارے واقعہ کا شاندار پہلو یہ ہے۔ کہ دوسرے تیسرے دن اسی کام میں کامرانی کے متعلق جب میں نے انہیں حضرت صاحب سے ذکر کرتے سنا۔ تو اس میں صرف میری حوصلہ افزائی ہی کے کلمات تھے۔ اپنا ذکر نام کو بھی نہیں تھا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ درد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے بڑی فیاضی سے نوازا تھا۔ جسے علماء اخلاق و تربیت نے "بے لوث رہنمائی" کا نام دیا ہے۔ جوان جولانیوں کو اعتدال کی راہوں پر لگانے کا تو انہیں بہترین ملکہ حاصل تھا۔ اور جہاں کبھی آن کے مستقبل کا سوال پیش آ جاتا۔ تو اس میں وہ کبھی ذاتی مفادات کو آڑے نہ آنے دیتے۔

کم گو۔ کم آمیز یہ کون نہیں جانتا۔ کہ موصوف ایک بہت بڑے سکالر ایک اجل عالم حدیث اور سلسلہ کے ان اوّلین واقفین میں سے تھے۔ جو ریٹائر ہو کر اور دنیوی زندگی کی لذات چکھ کر نہیں بلکہ دنیا کو درخور اعتنا نہ جانتے ہوئے اس کی جاذبیتوں سے پہلو بچا کر زندگی کی اوّلین بہاروں ہی میں "لبیک (-)" پکارتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کے لئے آ حاضر ہوئے تھے۔ لیکن مجھے اعتراف ہے۔ کہ ان کی زندگی کے ان رخوں پر لکھنے والے مجھ سے بہتر وجود موجود ہیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس عظیم اور انتھک خدمت گزار کی ان خدمات کو منصہ شہود پر لانے کی ضرور کوشش فرمائیں گے۔ جو آئندہ نسلوں کی سچی رہنمائی کا موجب بن سکتی ہیں۔

کم گوئی اور کم آمیزی آپ کی دو مخصوص عادتیں تھیں۔ انہی کے سبب بعض ایسے افراد جو کبھی ان کے قریب نہ ہو سکے۔ ان کے متعلق یہ کہتے ہوئے بھی سنے گئے۔ کہ

"وہ ایک پر اسرار آدمی ہے۔ کسی سے بولتا نہیں۔ لباس سے بے پروا رہتا ہے۔ حضرت

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ اپریل 1979ء

ایک صحافی خاتون کے تاثرات

نور جہاں صاحبہ صدیقہ کا مضمون بشکریہ از ہفت روزہ نصرت کراچی شمارہ نمبر 42 نور جہاں صاحبہ صدیقی سے معذرت کے ساتھ کہ مضمون میں سے بعض حصے حذف کر دیئے گئے ہیں۔

(ادارہ)

بچپن سے سنتی چلی آئی تھی کچھ عجیب سے لوگ ہوتے ہیں جن کی الگ ایک دنیا ہے جن کا الگ ایک انوکھا سا عقیدہ ہے وہ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں لیکن ان کے طور طریقے بہت مختلف سے ہیں۔ انہوں نے دنیا میں اپنی ایک جنت بنائی ہے جس میں دودھ کی نہریں بہتی ہیں اور جہاں حوریں ہیں۔ ان کے عجیب و غریب مذہب کی ابتداء ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے رکھی جن کا تعلق قادیان سے تھا..... اس شخص کو ہندوستان میں مسلمانوں کا زور کم کرنے اور ان کو آپس میں لڑانے کے لئے ان میں گروپ بنوانے کے لئے انگریزوں نے استعمال کیا.....

بہرحال یہ سب چیزیں میرے ذہن میں تھیں کبھی کبھی مجھے بڑی جستجو بھی ہوتی تھی۔ ان لوگوں کے بارے میں جاننے کی کم از کم دنیا میں بنائی ہوئی ان لوگوں کی جنت دیکھنے کو تو میرا دل بہت چاہتا تھا لیکن جوں جوں بڑے ہوتے گئے شوق ماند پڑتا گیا اگر کبھی اپنے کسی بزرگ سے اپنے شوق کا اظہار کیا بھی تو بڑی صلواتیں سننی پڑیں۔ پھر ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ صادر کیا گیا تو میرا بچپن کا شوق ایک بار پھر عود کر آیا۔ میں نے سوچا کہ اب تو میں صحافی ہوں بحیثیت صحافی مجھے معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں کیا کیا ہوتا ہے لوگ کیسے رہتے بستے ہیں ان کے عقیدے کیا ہیں اور پھر وہ لوگ جو ہمارے ملک میں بھی رہتے ہیں تو ان کی اصلیت کو تو جاننا چاہئے۔

اپنی کلاس میں ایک لڑکی کو بڑی پابندی سے نمازیں پڑھتی دیکھتی تو حیران ہوتی یہ لڑکی کلاس روم میں بھی نماز کی پابندی کرتی ہے.....

ویسے معلوم ہوتا ہے احمدی ہے وہی اتنا نمازیں پڑھتے ہیں۔ چلو ہمیں کیا کچھ بھی کریں۔ میں یہ بات کہہ کر ختم کر دیتی ہمارا مذہب تو اسلام ہے اور ہمارا مذہب یہ سکھاتا ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری نہ کریں خواہ اس کا تعلق کسی بھی طبقے سے ہو۔ خواہ وہ مذہب دشمن ہی ہو۔ اور پھر جب عیسائیوں سے ہم دوستی کرتے ہیں اور یہودیوں جیسی مسلم دشمن قوم تک کو برداشت کرتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے مردوں کو مذہب کی رو سے ان مذاہب سے تعلق رکھنے والی عورتوں سے شادی تک کی اجازت ہے تو پھر یہ احمدی لڑکی ہمارے لئے درد سر کیوں بنے اور پھر یہ بیچاری ہمیں تو کچھ بھی نہیں کہہ رہی۔ نماز پڑھتی ہے غلط یا صحیح وہ جانے اور اس کا خدا ہم کیوں دخل در معقولات کریں۔

پھر یوں ہوا کہ اس سال صحافیوں کا ایک گروپ ربوہ گیا تو میں بھی اپنی صحافی دوست کے ساتھ ربوہ چل پڑی۔

بحیثیت صحافی ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر چیز کے بارے میں جانیں۔ جس طرح اپنی دوست کے ساتھ کلیسا جا کر اس کا ماحول دیکھنے سے عیسائی نہ بن سکی تو ربوہ جا کر احمدی کیسے ہو جاؤں گی۔

سو اللہ کا نام لے کر میں اپنی سہیلی کے ساتھ ربوہ چل پڑی۔ سپر ایکسپریس کی ایک بوگی ریزرو کرائی گئی تھی مسز منہاس ہمارے ساتھ تھیں ہمارا خاص خیال رکھ رہی تھیں۔ مہمان نوازی کی انتہا تھی اتنی کہ کبھی کبھی تو ہمیں عجیب سا لگنے لگتا۔ ٹرین میں بیٹھی ہوئی خواتین میں ماڈرن تعلیم یافتہ لڑکیاں بھی تھیں انہوں نے برقعہ سے پورا جسم ڈھک رکھا تھا یہاں تک کہ کان ناک اور ماتھا بھی اذان ہوئی تو لوگوں نے سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے نماز ادا کی ان کی نماز مجھے اپنی نماز سے قطعاً مختلف نہ لگی۔

مردانے کمپارٹمنٹ سے کچھ آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ معلوم ہوا بحث ہو رہی ہے غیر احمدی اور احمدی میں۔ مسز منہاس نے کہا "دنیا میں رہنے کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنا بے حد ضروری ہے"

میں نے نزہت کے چہرے کو حیرانگی سے دیکھا تو وہ بولی چپ چاپ سو جاؤ یہ لوگ مزاج کے بڑے ٹھنڈے ہیں اس لئے کسی جھگڑے' لڑائی یا خطرے کا کوئی امکان نہیں اور میں مطمئن ہو کر لیٹ گئی۔ آنکھوں کے سامنے ابھی تک اس بناوٹی جنت کا سماں تھا جس کے بارے میں میں بچپن سے سنتی آئی تھی۔ جس کے دیکھنے کے لئے ہم نے بار بار اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ منہاس صاحب ہمیں یہ کہہ کر مطمئن کر دیتے کہ جی ضرور آپ تو ہمارے مہمان ہیں ہم کیسے آپ لوگوں کو اپنی جنت نہ دکھائیں گے۔

پھر صبح ہوئی تو ایک لڑکی سے جس سے اب تک میری خاصی دوستی ہو گئی تھی میں نے پوچھا بھئی کچھ ربوہ کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔

کیا بتاؤں سوائے اس کے کہ جب پاکستان بنا تو ظاہر ہے اور مسلمانوں کی طرح قادیانیوں کو بھی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا قادیان سے ان کو نکلنا پڑا۔ بھارت میں صرف چند افراد کو چھوڑا گیا پاکستان میں اس علاقے کو منتخب کیا گیا جس کو وادی ربوہ کہتے ہیں اس وقت یہ علاقہ بالکل صحرا تھا یہاں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا پھر ہمارے حضرت صاحب نے دعا کی اور یہاں اب خدا کا شکر ہے کہ خوب پانی بھی ہے آبادی بھی ہے۔ جنگلی جانور بھی دور دور تک نظر نہیں آتے۔

میں نے دل میں سوچا اب ربوہ آنے والا ہے خود وہاں جا کر سب معلوم ہو جائے گا۔ بہرحال لائل پور میں ٹرین سے اتر کر ہم لوگ بس کے ذریعہ ربوہ گئے.....

..... اور پھر ربوہ آ گیا ہمیں دار الضیافت میں ٹھہرایا گیا کمرہ نمبر 30 ہمارے لئے تھا ہم وہاں گئے تو دیکھا کمرے میں بھوسا بچھا ہے۔ ہم لوگ کوئی ڈھوڈ ڈنگر ہیں جو بھینسوں کے رہنے کی جگہ ہمیں دی گئی ہے نذیر چنا نے کہا۔ آپ لوگوں کے لئے یہ کمرہ ہے ایک دوسرے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسز منہاس ہم لڑکیوں کو اس طرف لے گئیں۔ یہ اچھا کمرہ تھا جس میں چارپائیاں بچھی تھیں۔ آنٹی نے نذیر کی بات سن لی تھی۔ بولیں یہ بھوسا اس لئے بچھایا جاتا ہے کہ سردی سے بچاؤ رہے۔ اب یہاں پورا ربوہ بھرا ہوتا ہے اتنی چارپائیوں کا تو ہم انتظام نہیں کر سکتے اور ٹھنڈ بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے بھوسا استعمال کیا جاتا ہے۔

....پہلے دن ہم ربوہ کا گول بازار دیکھنے نکلے چھوٹا سا بازار جیسے کراچی کے کسی محلے کا بازار ہو۔

بازار میں ہمیں لوگ حیرت سے دیکھتے کہ یہ بے پردہ خواتین کون ہیں کیونکہ پردہ احمدی جماعت کے اصولوں کی ایک اہم کڑی ہے۔ لیکن پھر لوگ جان گئے کہ ہم صحافی ہیں اور غیر احمدی ہیں۔

ربوہ میں بہت سے خواتین و حضرات سے بات ہوئی۔ سب سے طویل ملاقات مرزا طاہر احمد سے ہوئی۔ مرزا طاہر احمد صاحب نے احمدیوں کا نظریہ بیان کیا۔

ہم نے تو بحیثیت صحافی ربوہ میں دیکھا کہ ان کی مصنوعی جنت دوزخ کے بارے میں ہمارا جو تصور تھا وہ بالکل مختلف نکلا۔ جنت جس کو کہا جاتا ہے دراصل وہاں نہ حوریں ہیں نہ دودھ کی نہریں بلکہ ایک قبرستان ہے جو عام قبرستان کی مانند ہے۔

اس میں تمام قبریں پکی ہیں (قبریں تمام کچی ہیں ان کے ارد گرد منڈھیر اینٹوں کی ہے۔ ناقل) اور ہر قبر کے بارے میں تفصیل موجود ہے۔

یہاں ان لوگوں کو ہی دفن کیا جاتا ہے کہ جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بے حد خدمت کی ہو اور ان کے معیار کے مطابق عبادات کا پابند ہو۔ پھر جس شخص نے ایسی زندگی گزاری ہو وہ وصیت کرتا ہے یہاں دفن ہونے کے لئے اور باقاعدہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے دوسرے لوگ ایک عام قبرستان میں دفن ہوتے ہیں۔ دفاعی افواج کے لوگوں کے لئے ایک چھوٹا سا علیحدہ قبرستان ہے۔

مرزا غلام احمد کے بعد احمدیوں نے مرزا نور الدین کو اپنا امام بنایا جن کا ان کے خاندان سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر بشیر الدین صاحب ان کے دوسرے امام ہوئے جو مرزا غلام احمد کے بیٹے تھے۔ اب تیسرے امام جناب مرزا ناصر الدین ہیں یہ آکسفورڈ کے تعلیم یافتہ ہیں۔

ربوہ میں بہت سی غیر ملکی احمدی خواتین بھی آئی تھیں مثلاً امریکہ کی 37 سالہ رشیدہ جو ملٹری اکیڈمی کی ڈائریکٹر ہیں وہ بھی برقعہ میں تھیں۔ ان کی ایک انیس سالہ بیٹی بھی ہے جو صحافت پڑھ رہی ہے۔ ہالینڈ کی خاتون جن کے شوہر پاکستانی ہیں وہ دین حق کی چار شادیوں کے اصول کی بے حد مداح تھیں۔ ان کی اور ان کے شوہر کی ایک دوسرے سے یہ دوسری شادی ہے۔ وہ دراصل بیوہ ہو گئی تھیں اور بیواؤں کی جو عزت دین حق میں دی گئی ہے اس کی وہ بڑی مداح ہیں۔

امریکہ ہالینڈ کے علاوہ وہاں کثیر تعداد میں یورپ سے لوگ آئے تھے۔ افریقہ سے آنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ سب سے زیادہ اہم بات یہ تھی کہ وہ سارے لوگ جو اپنا مذہب بدل کر احمدی ہوئے تھے انہوں نے دین حق کے بارے میں کافی تفصیل سے مطالعہ کیا تھا اور پھر احمدی فرقے کے بارے میں تو وہ مکمل طور پر مطلع تھے۔ اکثر و بیشتر افراد ہمارے سوالات کا جواب دیتے۔

افریقہ سے آئے ہوئے افراد کی کثیر تعداد عیسائیت سے احمدی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ شاید ان عیسائیوں کے مظالم ہیں جو وہاں حکومت کرتے ہیں۔

ربوہ میں باقاعدہ مختصر کورسز ہوتے ہیں جن میں مختلف عمروں کے لڑکے لڑکیوں کو مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ پوری جماعت انار کے دانوں کی طرح منظم ہے اور یہ اس کی تنظیم ہی ہے کہ احمدی فرقہ پوری دنیا میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

پھر اپنے خلوص سے وہ بڑی آسانی سے لوگوں کے دل جیت لیتے ہیں۔ احمدی فرقے میں خواب۔ اور الہام کو بہت اہمیت حاصل ہے بلکہ ان کے بہت سے تاریخی فیصلوں کا دارومدار خواب پر ہے۔ بلکہ ان کی ایک کتاب جس کا نام تذکرہ ہے اس میں مستقبل کے حالات کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کتاب میں 1974ء میں ان سے متعلق ہونے والے فیصلے کا بھی تفصیلی ذکر ہے۔

بہرحال اتنا کچھ دیکھنے سننے اور پڑھنے کے بعد اب میں کہہ سکتی ہوں کہ قادیانیوں کے متعلق سنی ہوئی پچانوے فی صد سے زیادہ باتیں غلط ثابت ہو چکی ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

صاحب کی محفل میں بھی میلے کپڑوں ہی سے چلا جاتا ہے۔"

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ شخص فنافی السلسلہ تھا۔ فنافی المحمود تھا۔ اور اس کی زندگی کا ہر ثانیہ ہر لحظہ۔ ہر ذوق۔ اور ہر خواہش اللہ اور اس کے دین کے لئے وقف ہو چکی تھی اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آج اسی کم گو۔ کم آمیز اور میلے کپڑوں والے درد کے لئے اس کے آقا کی آنکھیں پرنم ہیں۔"

کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اس روح کی مسرت کی گہرائیوں کا جو مہکتی ہوئی فضاؤں میں پرواز کرتے ہوئے یہ دیکھ رہی ہوگی۔ کہ اس کا محبوب اس کے لئے سوگوار ہے۔ اس کا مرکز حسن و خوبی اس کے لئے اشکبار ہے۔ لیکن نہیں! شاید حقیقی محبت کی تڑپ اسے اضطراب درد و کرب کو مسرت بھری نگاہوں سے نہ دیکھنے دے۔

میرا خدا اس روح کو اپنے فضل سے نوازے۔ اسے اپنے ذاتی قرب کی طمانیتوں سے فیضیاب کرے۔ اس کے آقا کی درد و کرب بھری تمام التجاؤں کو سنے اور اسے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس عظیم خلاء کو محض اپنے فضل سے پورا کرے۔ آمین ثم آمین۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

پیرو کے باغیوں کا مسئلہ

پیرو کے دار الحکومت لیما میں جاپان کے سفیر کی رہائش گاہ پر جن باغیوں نے 72 افراد کو کئی ہفتوں سے یرغمال بنا رکھا ہے ان کی پیرو کے حکام سے بات چیت کامیاب ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ یہ طے پایا ہے کہ ان باغیوں کو بحفاظت کیوبا جانے کی اجازت دے دی جائے گی۔ جاپان کے ایک اخبار نے پیرو کے قریبی ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ ٹوپیک امارو انقلابی تحریک (ایم آر ٹی اے) کے رہنما نشر سرپا کار تولینی نے ضمانت کنندگان کے ساتھ حالیہ مذاکرات میں اس تجویز سے اتفاق کر لیا ہے۔ ضمانت کنندگان نے ایم آر ٹی اے کو یقین دلایا ہے کہ انہیں بحفاظت کیوبا جانے دیا جائے گا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ باغیوں نے اپنے 400 ساتھیوں کی رہائی پر اصرار نہیں کیا۔ تاہم جیل کی صورت حال کو بہتر بنانے اور بائیں بازو کے کچھ قیدیوں کی سزاؤں میں کمی کرنے پر مذاکرات میں اتفاق کر لیا گیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ باغی اب تھک گئے ہیں اور وہ بھی اس معاملے حل کرنا چاہتے ہیں اور اب ان کو اصل مسئلہ اپنی زندگیوں کی حفاظت کا رہ گیا ہے۔ ان باغیوں نے 3 ماہ قبل ایک تقریب کے دوران حملہ بول کر 400 افراد کو یرغمال بنالیا تھا بعد میں بہت سے افراد کو رہا کر دیا گیا اور 72 افراد باغیوں کی قید میں رہ گئے۔

OOO

سعودیہ میں امریکی فوجیوں پر مزید حملوں کا امکان

افغانستان میں مقیم سعودی عرب کے جلاوطن باشندے اسامہ بن لادن نے کہا ہے کہ سعودی عرب سے جب تک امریکی فوجی واپس نہیں چلے جاتے ان پر حملے کئے جاتے رہیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ امریکی فوجیوں پر مزید حملوں کی منصوبہ بندی کرلی گئی ہے۔ ایک برطانوی اخبار کو جلال آباد سے خصوصی انٹرویو میں سعودی باشندے نے کہا کہ سعودی عرب کے شاہی خاندان کے بہت سے افراد بھی وہاں پر امریکی فوجیوں کی موجودگی کے شدید مخالف ہیں۔ اور ان کے ملک سے انخلاء کے لئے ان کی پالیسی کے حامی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی فوجیوں کو ملک سے نکالنے کے لئے کوئی بھی قدم اٹھانے سے گریز نہیں کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ اب تک سعودی عرب میں دو امریکی ٹھکانوں پر بم دھماکوں سے کم از 20۔ امریکی اور بہت سے مقامی باشندے ہلاک ہو چکے ہیں۔ جبکہ امریکہ نے اسامہ بن لادن کو اپنا سب سے بڑا دشمن قرار دے رکھا ہے۔

دریں اثناء افغانستان کی طالبان حکومت نے عرب حکومتوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کے خلاف امریکی پراپیگنڈے پر یقین نہ کریں۔

OOO

بنگلہ دیش میں حکومت کے خلاف مظاہرے

بنگلہ دیش میں موجودہ حکومت نے اپوزیشن میں رہتے ہوئے زبردست ملک گیر مظاہرے کئے تھے اور انہی مظاہروں کے نتیجے میں سابق وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کی حکومت کو ناکام ہونا پڑا۔ اب انہی کے نقش قدم پر موجودہ اپوزیشن بھی چل رہی ہے۔

گزشتہ دنوں بنگلہ دیش میں 8 گھنٹے کی ہڑتال ہوئی جس سے معمول کی زندگی میں خلل پڑا۔ ہڑتال کی یہ اپیل بنگلہ دیش کی اپوزیشن اور سابق حکمران پارٹی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی نے کی تھی۔ بنگلہ دیش حکومت نے الزام لگایا ہے کہ اپوزیشن کے کارکن اس ٹرین کی پٹڑی کو تباہ کرنے کے ذمہ دار ہیں جس کے نتیجے میں بڈگام سے آنے والی ٹرین کا ایک ڈبہ پٹڑی سے اتر گیا۔ اس حادثے میں ایک شخص ہلاک اور 50 کے قریب زخمی ہو گئے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق عام لوگوں نے اپوزیشن کی اپیل پر ہونے والی ہڑتال پر زیادہ توجہ نہیں دی۔ کیونکہ وہ گزشتہ دور حکومت سے روز روز کی ہڑتالوں کے سلسلہ سے تنگ آچکے ہیں اور اب وہ ملک میں امن وامان چاہتے ہیں۔

OOO

اسرائیل فلسطین سیاسی مذاکرات معطل

اسرائیل نے فلسطین کے ساتھ سیاسی مذاکرات کا سلسلہ معطل کر دیا ہے۔ اس کی وجہ تل ابیب میں ہونے والا وہ بم دھماکہ ہے جس میں چند اسرائیلی ہلاک اور بڑی تعداد میں زخمی ہو گئے تھے۔ تاہم دونوں فریقوں کے درمیان سلامتی سے متعلق مذاکرات جاری رہیں گے۔ یہ بات اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کے ایک سینیئر مشیر ڈیوڈ بارالن نے گزشتہ روز بتائی۔

بی بی سی کے مطابق اسرائیلی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ مذاکرات اس وقت تک معطل رہیں گے جب تک فلسطینی قیادت مبینہ دہشت گردوں سے نمٹنے کے لئے اقدامات نہیں کرتی۔ دریں اثناء فلسطینیوں کی تنظیم حماس نے اسرائیل کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے بیت المقدس میں نئی یہودی بستیاں تعمیر کرنے کا کام بند نہ کیا تو وہ اس کے خلاف مزید سخت حملے کرے گی۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ حماس نے یہ دھمکی بین الاقوامی خبر رساں اداروں کو فیکس کے ذریعے دی ہے۔

اسرائیلی اخباروں نے یہ بھی لکھا ہے کہ یاسر عرفات غیر ملکی دورہ مختصر کر کے فوراً واپس آئیں اور فلسطینی انتہا پسندوں سے نمٹنے کے لئے اسرائیل کی مدد کریں۔ اسرائیلی اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ تازہ بم دھماکہ بیت المقدس میں اسرائیلی بستیوں کے قیام کے خلاف احتجاج ہے۔ اس بم دھماکے میں جو چار اسرائیلی ہلاک ہوئے ہیں ان کی موت کی ذمہ داری اسرائیلی حکومت اور عوام پر عائد ہوتی ہے جو بیت المقدس میں نئی اسرائیلی بستیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ اگر اسرائیل نے عالمی رائے عامہ، جس میں اس کے اتحادی مغربی ممالک بھی شامل ہیں، کو نظر انداز کئے جانے کا سلسلہ جاری رکھا تو ایسے بم دھماکے مزید ہوں گے۔ جواباً اسرائیلی فلسطینیوں کو ہلاک کریں گے۔ اور یہ تکلیف دہ سلسلہ جوابی انتقام کی صورت میں جاری رہنے کے بعد مزید کشیدگی اور کسی متوقع جنگ کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ ابھی وقت ہے کہ اسرائیلی حکومت اور عوام انتہا پسندی سے باز آئیں اور ان بستیوں کے قیام کا فیصلہ ترک کر دیں اور مشرق وسطیٰ میں امن کا جو سلسلہ جاری ہے اس کو مزید آگے بڑھانے کی فضا پیدا کریں۔ اسی میں ان کا بھی اور عربوں کا بھی بھلا ہو گا۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

1948ء تک امارت بمبئی کے فرائض بجالاتے رہے۔ سوائے اس وقفہ کے جب کاروبار کی وجہ سے بمبئی چھوڑ کر پونا تشریف لے گئے۔

(رسالہ حضرت سیٹھ اسماعیل آدم بمبئی والے ص 7 مؤلفہ خواجہ محمد اسماعیل بمبئی والے)

4۔ "آپ باوجود ضعیفی کے جمعہ اور جماعت کے دیگر اجتماعات میں شرکت فرماتے۔ پہلی بار مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی جب بطور امیر منتخب ہوئے تھے اس جلسہ کی صدارت حضرت سیٹھ صاحب...... نے کی۔"

(الفضل 29۔ جنوری 1958ء ص 5)

آپ بہت با اخلاق، ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ مرکز سلسلہ سے آنے والے ہر شخص کی بے حد عزت کرتے اور ان کا خیال رکھتے۔ بنی نوع انسان سے بے حد ہمدردی تھی۔ آپ مستحق احباب کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ 1900ء میں ایک احمدی سید محمد رضوی صاحب کسی وجہ سے نواب آف حیدر آباد دکن کے زیر عتاب تھے۔ وہ حیدر آباد دکن سے بمبئی آگئے۔ نواب صاحب کی کوشش تھی کہ رضوی صاحب ان کے سپرد کئے جائیں۔ مگر حضرت سیٹھ صاحب کی معاونت کی وجہ سے رضوی صاحب محفوظ رہے۔ آپ نے ان کے لئے اپنا وقت، اپنا اثر و رسوخ اور اپنا پیسہ بھی خرچ کیا۔ اور پھر رضوی صاحب سے اس پر کچھ نہ مانگا۔ مگر رضوی صاحب نے خود اصرار کر کے ایک ہزار روپیہ ادا کر دیا۔

خواجہ محمد اسماعیل صاحب اپنے مرتبہ رسالہ "حضرت سیٹھ اسماعیل آدم بمبئی والے" میں لکھتے ہیں کہ:۔

"میں اپنے تجربہ کی بناء پر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جس قدر ایسے رفقاء سے ملنے اور ان کی صحبت میں رہنے کا موقعہ میسر آیا جو حضرت بانی سلسلہ کی صحبت میں رہے یا اکثر آکر فیضیاب ہوا کرتے تھے ان میں ایک خاص نور ایمانی پیدا ہو جاتا تھا۔ یہ چیز حضرت سیٹھ صاحب میں بھی بہت حد تک پائی جاتی تھی۔"

آپ بہت عبادت گزار تھے۔ جمعہ کے روز دکان بند کر کے جمعہ پڑھانے جاتے اور کبھی ناغہ نہ کرتے جماعتی اجلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ چندہ باقاعدہ ادا کرتے۔ سلسلہ کے کاموں کے واسطے بمبئی آنے والوں کی خاطر مدارت کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا فراخ دل بنایا تھا کہ کبھی انقباض محسوس نہ کرتے بلکہ جو کام بھی آپ کے ذمہ لگایا جاتا بخوشی اسے سر انجام دیتے۔

بمبئی میں حضرت سیٹھ صاحب کی دکان بہت موقعہ پر تھی۔ کاروبار خوب چلتا تھا۔ پرچون بھی اور تھوک بھی۔ 1938ء میں آپ نے کولمبو میں بھی کاروبار شروع کیا اور اپنے بیٹے آدم اسماعیل صاحب اور ہاشم اسماعیل صاحب کو وہاں بھجوایا۔ مگر 1942ء جاپان کی بمباری میں دونوں بھائیوں کو جان بچا کر نکلنا پڑا۔ پھر اسی سال بوجہ خسارہ بمبئی میں بھی کاروبار بند کرنا پڑا۔ کاروبار بگڑنے سے آپ کو بہت صدمہ ہوا مگر آپ نے اس صدمہ کو صبر سے برداشت کیا۔

تقسیم ہند کے بعد 1948ء میں آپ کراچی آ گئے تھے۔ 1953ء میں آپ کی صحت کمزور ہونا شروع ہوئی۔ بالآخر 7۔ دسمبر 1957ء کو کراچی ہی میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور کراچی کے میمن برادری کے قبرستان میں تدفین ہوئی (نوٹ: اگر کوئی دوست آپ کی قبر کی معین طور پر نشاندہی کر سکیں تو وہ ادارہ انصار اللہ کو بھی مطلع فرمائیں) آپ موصی بھی تھے اس لئے آپ کا کتبہ یادگار بہشتی مقبرہ میں قادیان میں نصب کیا گیا۔

آپ نے پانچ شادیاں کیں۔ آپ کے چار بیٹے آپ کی یادگار تھے جو کراچی میں کاروبار کرتے رہے۔

(الفضل 29۔ جنوری 1958ء)

OOO

عہدیداران کی خصوصی توجہ کیلئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا۔ اس کے متعلق میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی بتا دیا تھا کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا۔ نصف۔ تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

پتہ درکار ہے

○ محترمہ بشریٰ شاہین صاحبہ وصیت نمبر 18827 بنت مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب سابق مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی زوجہ مکرم مرزا عبدالوحید صاحب نے 1967ء میں وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

یوم تحریک جدید 11۔ اپریل 1997ء

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 11۔ اپریل 1997ء بروز جمعہ منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

○ اس موقعہ پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

○ اس دن تحریک جدید کے ذریعے جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا حسین تذکرہ احباب جماعت کے سامنے کیا جائے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1996ء کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعامات و افضال جو جماعت پر نازل ہوئے ان کا ذکر فرمایا۔ جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ امسال دنیا بھر سے سولہ لاکھ چھ ہزار افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

2۔ 51 زبانوں میں کلام الٰہی کے تراجم چھپ کر کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ 29 زبانوں کے تراجم چھپائی کے مختلف مراحل میں ہیں۔

3۔ اس وقت افریقہ میں 31 ہسپتال کام کر رہے ہیں اور 24 پاکستانی ڈاکٹر ہیں۔

4۔ امسال جماعت احمدیہ عالمگیر کا بجٹ ایک ارب روپے سے اوپر نکل گیا ہے۔

5۔ امسال اللہ تعالیٰ نے 4 نئے ممالک عطا کئے ہیں جماعت بفضل تعالیٰ 152 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

6۔ امسال 117 نئی بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی اور 1050 بیوت بنی بنائی ہمیں مل گئیں۔

7۔ امسال بفضل تعالیٰ دنیا میں بھر میں دو ہزار دو صد ایک نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

8۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو لٹریچر کی اشاعت عالمگیر پیمانے پر کرنے کی اس کثرت سے توفیق دے رہا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا محال ہے مثلاً صرف البانیہ میں 63 ہزار کی تعداد میں لٹریچر شائع ہوا۔

9۔ سینیگال میں اللہ تعالیٰ جماعت کو غیر معمولی ترقی دے رہا ہے 28 ارکان پارلیمنٹ احمدی ہیں ان میں تین ڈپٹی سپیکر اور سیکرٹریز کے عہدہ پر فائز ہیں۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کی جائے۔ 2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ 3۔ نوجوانوں اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔ 4۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ 5۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ 6۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

7۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔ 8۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص دعا کریں۔

مربیان و معلمین کرام کی خدمت میں یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

یادرفتگان

یادرفتگان کے متعلق ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلم بند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کر دیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کر دیں۔ چاہے اس میں وہ ہو یا نہ ہو۔

اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ کسی ایک خوبی کا ذکر بھی قارئین کے دل میں نہ صرف دعا کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے بلکہ اسے اپنانے کی خواہش بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھئے کہ یادرفتگان میں جس شخص کی زندگی کے متعلق آپ تحریر کرنا چاہتے ہیں صرف اس میں موجود خصائل اور خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات یقیناً خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہو گی اور ہمارے قارئین بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتے رہیں گے کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص میں دنیا بھر کی سب خوبیاں موجود ہوں کسی میں کوئی خوبی ہے اور کسی میں کوئی۔ اگر ہم اس شخص میں موجود خوبیوں کا ذکر کریں چاہے وہ تعداد میں تھوڑی ہی ہوں تو یقیناً قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

گمشدگی

○ اگر ربوہ میں آپ کو کوئی گمشدہ چیز ملی ہے۔ یا آپ کی کوئی چیز گم ہو گئی ہے تو مکرم صدر عمومی صاحب کے دفتر سے رابطہ کریں۔

(ادارہ)

ترکی میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم

○ وہ طلبہ جنہوں نے پاکستان سے بیچلرز یا ماسٹر پروگرام مکمل کیا ہو اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ترکی جانے کے خواہش مند ہوں ان کی معلومات کے لئے ذیل میں ان تعلیمی اداروں کے بارے میں مختصراً بیان کیا جا رہا ہے جہاں پر انگریزی زبان میں تعلیم دی جاتی ہے۔

1۔ مڈل ایسٹ ٹیکنیکل یونیورسٹی (METU)

یہاں پر ارٹس۔ سائنسز۔ ایجوکیشن۔ اکنامکس۔ انتظامی سائنسز۔ انجینئرنگ اینڈ آرکیٹکچر میں تعلیم دی جاتی ہے

ایڈریس:۔

ORTADOGU TEKNIK UNIVERSETESI
KAYIT KABUL ISLERI BUROSU
ANKARA TURKEY

2- Hacettepe یونیورسٹی

یہاں پر میڈیسن۔ ڈینٹسٹری۔ فارمیسی۔ سائنسز۔ ایجوکیشن۔ اکنامکس۔ انتظامی سائنسز۔ انجینئرنگ۔ ہوم اکنامکس۔ فزیکل تھراپی۔ ہیلتھ ٹیکنالوجی۔ سوشل ورک اور غیر ملکی زبانوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔

ایڈریس:۔

HACETTEPE UNIVERSETESI
KAYIT KABUL ISLERI BUROSU
ANKARA TURKEY

3۔ Bilkent یونیورسٹی

یہاں پر اکنامکس۔ انتظامی سائنسز۔ انجینئرنگ۔ ٹورزم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ وغیرہ میں تعلیم دی جاتی ہے۔

ایڈریس:۔

BILKENT UNIVERSETESI
KAYIT KABUL P.O.BOX 8
MALTEPE ANKARA TURKEY

4۔ Bogazici یونیورسٹی

یہاں پر آرٹس۔ سائنسز۔ ایجوکیشن اور انتظامی سائنسز اور انجینئرنگ میں تعلیم دی جاتی ہے۔

ایڈریس:۔

BOGAZICA UNIVERSETESI
KAYIT KABUL
ISLERI BUROSU BEBEK PK-8
ISTANBUL TURKEY

وہ طلبہ جو پوسٹ گریجویٹ تعلیم حاصل کرنے کے خواہاں ہے وہ ان اداروں میں خط لکھ کر معلومات منگوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

توجہ فرمائیں!

○ واقفین نو کو ذیلی تنظیموں سے وابستہ کر کے ان کی تربیت کرنے کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔ "واقفین بچوں میں سخت جانی کی عادت ڈالنا نظام جماعت کی اطاعت کی بچپن سے عادت ڈالنا، اطفال الاحمدیہ سے وابستہ کرنا، ناصرات سے وابستہ کرنا، خدام سے وابستہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

(وکالت وقف نو)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل یکم اپریل 1997ء

12-00	رات۔ اردو کلاس۔
1-00	تعلیم کلام الٰہی۔ روحانی خزائن۔
2-00	ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00	نارویجین پروگرام۔
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
5-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
6-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ فٹ بال میچ۔ دارالعلوم بمقابلہ دارالرحمت (دوبارہ)۔
7-00	صبح۔ اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
8-00	نارویجین زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)
9-00	ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر۔ کوئز واقفین نو دارالنصر ربوہ (دوبارہ)۔
11-00	درس کلام الٰہی۔ نمبر 20 (1995ء)۔
12-30	دوپہر۔ بیت بازی۔ ناصرات الاحمدیہ۔ شاہ تاج بمقابلہ چک 99 بمقابلہ سرگودھا (دوبارہ)۔
1-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
1-50	اردو کلاس (دوبارہ)۔
2-50	بنگالی پروگرام۔
4-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30	نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00	انڈونیشین پروگرام۔
6-00	شام۔ درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
7-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ میچ دارالعلوم بمقابلہ دارالرحمت۔
8-00	لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
9-00	ترکی پروگرام۔
10-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00	جرمن پروگرام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ کرپشن کہیں بھی ہو اس کا خاتمہ ضروری ہے اور عدلیہ میں کرپٹ عناصر کے خلاف بھی کارروائی ضرور کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے موجودہ مسائل قائداعظم کے افکار و اقدار سے انحراف کا نتیجہ ہیں۔ اسی کے باعث ہم نے آدھا ملک بھی کھو دیا۔ اس لئے باقی پاکستان بچانے کے لئے ماضی کی غلطیوں سے گریز کرنا چاہئے۔ سیاسی قیادت کو چاہئے کہ وہ خود میں قائداعظم کے اوصاف پیدا کرے انہوں نے کہا کہ اگرچہ حالات بلاشبہ مشکل ہیں لیکن نئے عزم سے آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ یہ باتیں انہوں نے قائداعظم کی بیرسٹری کی صد سالہ تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ بھارت کی موجودہ یونائیٹڈ فرنٹ کی دیوگوڑا حکومت کے ختم ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ کانگرس (آئی) پارٹی نے دیوگوڑا حکومت کی حمایت ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ کانگرس (آئی) کے صدر سیتارام کیسری نے بھارت کے صدر شنکر دیال شرما سے ملاقات کی اور انہیں کانگرس کے فیصلے سے آگاہ کیا۔ انہوں نے یہ موقف پیش کیا کہ موجودہ حکومت قومی دفاع اور سلامتی کے تحفظ میں ناکام رہی ہے اس لئے اسے برطرف کر کے کانگرس کو حکومت بنانے کا موقعہ دیا جائے لیکن کانگرس کے بعض لیڈروں نے کہا ہے کہ ہم نے گوڑا کی حمایت ختم کی ہے اتحاد کی نہیں۔ اس لئے کانگرس کسی دوسری جماعت کے رہنما کو وزیر اعظم بنائے گی۔ بی۔ جے۔ پی نے کہا ہے کہ نئی صورت حالات میں حکومت بنانے کا حق انہیں ملنا چاہئے۔

○ بھارت کی گوڑا حکومت خطرے میں پڑ جانے کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے درمیان جاری مذاکرات بھی خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ تاہم بھارتی سیکرٹری خارجہ سلمان حیدر نے کہا ہے کہ اس صورت حال سے مذاکرات متاثر نہیں ہوں گے۔ اور بھارت کے اس سیاسی بحران کے باوجود پاک بھارت مذاکرات جاری رہیں گے البتہ وزرائے خارجہ کی ملاقات ہو گی یا نہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بھارتی سیکرٹری خارجہ نے مزید کہا کہ اگر گوڑا حکومت چلی گئی تو البتہ اگلے ماہ وزراء خارجہ کے مذاکرات کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اور نئے حکمرانوں کا طرز عمل کیا ہو گا اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ اور مسلم لیگ کے مرکزی رہنما چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ کشمیر سیاچن سرحدی صورت حال کے سلسلہ میں افواج اور حکومت میں مکمل ہم آہنگی موجود ہے۔ اسی طرح صدر مملکت اور وزیر اعظم پاکستان میں کسی مسئلہ پر کوئی ابہام نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار پارلیمنٹ کو ہے کسی فرد واحد کو نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ موثر احتساب قومی ضرورت ہے اور مسلم لیگی حکومت اسے یقینی بنائے گی۔ اس کے لئے علاقوں میں احتساب کمیٹیاں بنائی جائیں گی جو قانون کی بالادستی کو یقینی بنائیں گی انہوں نے صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ ہم سازشیوں کو اچھی طرح پہچانتے ہیں اور جلد ان کے خلاف اقدامات کریں گے۔ اراکین اسمبلی میں قطعاً کوئی مایوسی والی بات نہیں ہے۔

○ پنجاب بھر میں اگرچہ بڑے شہروں میں وسیع پیمانے پر جمعہ اور منگل بازاروں کے لگانے سے آٹے کا بحران کم ہو گیا ہے لیکن دیہات میں صورت حال اسی طرح ہے۔ اور وہاں آٹے کا بحران جاری ہے۔ اور چھوٹے شہر بھی ابھی تک اس کی لپیٹ میں ہیں۔ لاہور اور دوسرے بڑے شہروں میں ان بازاروں میں 20 کلو آٹے کے ڈیڑھ لاکھ تھیلے فروخت کئے گئے۔

○ پنجاب کے صوبائی وزیر خوراک حافظ اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ آٹے کی قلت کم اور شور زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نقل و حمل پر پابندی ختم کرنے کے فیصلے کے غلط استعمال سے یہ مصنوعی بحران پیدا ہوا جو کہ اب دور ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کے پاس ضرورت کے مطابق گندم کا سٹاک موجود ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی ہدایات پر احتساب کمیشن کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔ جس سے سرکاری محکموں میں اربوں کی لوٹ مار روکنے کی صورت پیدا ہو سکے گی۔ وزیر اعظم نے احتساب کمیشن کو ہر قسم کی بے قاعدگی کا فوری نوٹس لینے کی ہدایت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ ضرور اہتمام کیا جائے کہ کسی شخص سے بھی بے انصافی نہ ہو لیکن کارروائی کے دوران کوئی سیاسی دباؤ قبول نہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں صوبائی حکام کو واضح ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

○ بی بی سی نے اپنی نشریات میں بتایا ہے کہ لگتا ہے مسئلہ کشمیر پر پیش رفت ہو رہی ہے مذاکرات کے دوسرے راونڈ کے اختتام پر پاکستان کے ایڈیشنل سیکرٹری نے مثبت پیش رفت کے الفاظ سے بہت کچھ کہہ دیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت مذاکرات میں شامل ہو گئی ہے۔ بی بی سی کے نامہ نگار کے مطابق مذاکرات کے پہلے دو راونڈز میں مسئلہ کشمیر پر ہی بات ہوئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کسی بھی معاملے میں قواعد میں نرمی نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ رولز آف بزنس کے مطابق وزیر اعلیٰ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ بھرتی، تقرر، اور تبادلہ سمیت مختلف معاملات میں قواعد میں نرمی کر سکتے ہیں۔ لیکن انہوں نے تمام محکموں کے سربراہوں اور ارکان اسمبلی کو سرکلر بھیجا ہے کہ ان کے پاس کوئی ایسا کیس یا فائل نہ بھیجا جائے جس میں قواعد میں نرمی کے لئے کہا گیا ہو۔

○ برما میں مسلم بدھ فسادات بھڑک اٹھے ہیں۔ دارالحکومت رنگوں سے 200 کلومیٹر دور شہر ٹاؤنگو میں مسلمانوں کی متعدد مساجد کو شہید کرنے کے علاوہ کئی دوکانوں اور رہائش گاہوں پر حملے کر کے تباہ کر دیا گیا ہے۔ حکام نے شہر میں کرفیو لگا دیا ہے۔

○ ایٹمی پابندیاں قبول کرنے پر جاپان نے چین کی امداد بحال کر دی ہے۔ امداد 1995ء میں چین کے ایٹمی تجربات پر منسوخ کر دی گئی تھی۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم نے بیت المقدس میں فلسطینی دفاتر بند کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ سلامتی کونسل نے البانیہ میں کثیر الملکی فوج بھیجنے کی منظوری دے دی ہے۔

○ گھانا میں گردن توڑ بخار نے 850 افراد کی جان لے لی ہے

اعلان تعطیل

○ مورخہ 2 اور 3 اپریل 1997ء بروز بدھ جمعرات دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی لہذا ان تاریخوں کا پرچہ شائع نہیں ہو گا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-254634
فیکس 0431-219065

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اوقات آجکل)
رحمت بازار: صبح ½10 تا ½1 بجے (دارالیمن وسطی)
(ناغہ جمعہ کی شام) شام 5 تا ½8 بجے (صبح 9 تا 10 بجے)
خط یا فون سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں۔
ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر آف 1937ء
ہومیو ڈاکٹر مسز وسیم کریم بھٹی
Qualified Homoepath.
فون رہائش 211186

اعلان داخلہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ کی دونوں برانچوں میں (جونیئر سیکشن، سینئر سیکشن گرلز اینڈ بوائز) نرسری تا دھم کیلئے داخلے یکم اپریل 1997ء سے شروع ہوں گے۔ داخلہ صرف ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔ داخلہ فارم اور پراسپیکٹس آفس ٹائم میں ادارہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ نشستیں محدود ہیں۔
پرنسپل یونیق سکالرز اکیڈمی (کمپیوٹرائزڈ)
دارالرحمت وسطی۔ راجیکی روڈ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدرٹنکچرز، پوٹینسیاں، بایوکیمک ادویات رعایتی نرخوں پر، پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ہیومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: 771
فیکس: 212299

ہیومن ہاؤس پبلک سکول دارالصدر غربی ربوہ
(دیانت، محنت اور عمل پیہم ہمارے بنیادی اصول ہیں)
آپ کے بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت ہماری ذمہ داری ہے نرسری تا ششم (انگلش میڈیم) داخلے جاری ہیں (اللہ نے چاہا تو) ہم آپ کے بچوں کی میٹرک تک تعلیم مکمل کروائیں گے
پرنسپل: راجا نصر اللہ خان
آفس: 211039
گھر 212421